سوال

(246) نکاح میں باراتیوں کے کھانے کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بتقریب نکاح صبیہ دعوت وضافیت باراتیان جیسے ضروریات نکاح صبہ سے جان کر کرتے ہیں، یہاں تک کہ کوئی سودی تمسک لکھ کر قرض لیتا ہے اور کوئی اس کے لیے لوگوں سے سائل ہوتا ہے اور جو صاحب دولت وثروت ہے، وہ خود اپنی دولت سے لوگوں کو دعوت دیتا ہے، یہ دعوت اور ضیافت ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کے کسی قسم کے خرچ کا بار کسی آیت یا حدیث سے عورت پر ثابت نہیں ہوتا، بلکہ نکاح کے منعقد ہوتے ہی نکاح کے متعلق سارا خرچ عورت کا نفقہ (سکنی۔ مہر۔ طعام ولیمہ وغیرہ) صرف مرد پر عائد ہوجاتا ہے، بلکہ آیت کریمہ:

الرِّجالُ قَوّٰمونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَبِما أَنفَقوا مِن أَموٰلِهِم ... سورة النساء 34

مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا۔ میں اس امر کی صاف صراحت موجود ہے کہ مردوں کو عورتوں پر جو افسری حاصل ہے، اس کی دو وجہیں ہیں، جن میں سے دوسری وجہ یہی ہے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ عورت کے گھر باراتیوں کو لے جا کر عورت پر ان کی طعام داری کے خرچ کا بار ڈالنا یا عورت پر اور کسی قسم کے خرچے کا بار ڈالنا خلاف مرضی شارع وقلب موضوع وناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 435

محدث فتویٰ